سوال

(180) رمضان کے صیام وقیام کی فضیلت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان کے صیام وقیام کی فضیلت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان کے صیام وقیام کی فضیلت

عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازکی طرف سے ہراس مسلمان کے نام جومیری اس تحریر کودیکھے!اللہ تعالیٰ مجھےاورتمام مسلمانوں کواہل ایمان کے راستے پرچلانے کی توفیق عطافرمائے اورمجھےاورانہیں قرآن وسنت کے احکام کو سمجھنے کی توفیق سے نوازے۔آمین!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

امابعد: یہ ایک مختصر سی نصیحت ہے جس کاتعلق رمضان کے صیام وقیام اوراس مہینہ میں اعمال صالحہ میں سبقت کی فضیلت سے ہے اس کے ساتھ ساتھ کچھ ضروری احکام ومسائل بھی بیان کئے جائیں گے جن سے بعض لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔حدیث سےثابت ہے کہ رسول اللہﷺصحابہ کرامؓ کورمضان کی آمدکی خوشخبری سنایاکرتےاورفرمایاکرتے تھے کہ یہ ایک ایسامبارک مہینہ ہے جس میں رحمت کے دروازےاورجنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اورشیطانوں کوبیڑیاں پہنادی جاتی ہیں،نبیﷺیہ بھی ارشادفرمایاکرتےتھے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے توجنت کے (سارے) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اوران میں سے کسی دروازہ کوبھی بند نہیں رہنے دیاجاتااورجہنم کے (سارے) دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اوران میں سے کسی دروازہ کوبھی کھلانہیں رہنے دیاجاتا۔شیطانوں کوپابندزنجیروسلاسل کردیاجاتاہےاورایک منادی کرنے والایہ اعلان کرتاہے کہ اے نیکی کے طالب!آگے بڑھ اوراے برائی کے طالب!(اب تو) رک جا۔اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کورہائی عطافرماتاہےاوریہ سلسلہ ہررات جاری رہتاہے۔

نبی علیہ الصلوٰةوالسلام ارشادفرماتےہیں:‘‘تمہارے پاس رمضان کامہینہ آیاہےجوبرکت کامہینہ ہے،اس مہینے میں اللہ تعالیٰ تمہیں (اپنی رحمت سے) ڈھانپ لیتاہے،وہ اپنی رحمت نازل فرماتاہے،گناہوں کومٹادیتاہےاوردعاکوشرف قبولیت سے نوازتاہے،اللہ تعالیٰ دیکھناچاہتاہے کہ تم میں نیکی کاکس قدرجذبہ اورشوق ہے،وہ تمہاری وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخرکرتاہے لہٰذاتم بھی اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کودکھادوکہ تم نیکی کے علمبردارہواوریادرکھووہ شخص انتہائی بدبخت ہےجواس ماہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم

رہا۔''

آپ ﷺ کا یہ بھی ارشادگرامی ہے کہ ''جو شخص ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے سابقہ تمام گناہ معاف فرمادے گا اور جو ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف فرمادے گا اور جو لیلۃ القدر کا قیام ایمان اور حصل ثواب کی نیت سے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بھی تمام گناہ معاف فرمادے گا۔''

نبی ﷺ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کروں گا۔اس نے اپنے جنسی جذبہ اور کھانے پینے کو میری وجہ سے ترک کیا،روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اور دوسری اپنے رب کے دیدار کے وقت!روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی مہک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔''

روزے کی فضیلت خصوصا رمضان کے روزے اور قیام کی فضیلت کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں لہٰذا ہر مومن کو چاہئے کہ وہ اس فرصت کو غنیمت جانے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زندگی میں ایک بار پھر رمضان سے مستفید ہونے کا موقعہ عطا فرمایا ہے: لہٰذا اسے چاہئے کہ نیکیوں میں سرگرم عمل ہو،برائیوں سے اجتناب کرے اور فرائض خصوصا نماز پنجگانہ کے ادا کرنے میں خوب محنت اور کوشش سے کام لے کہ نماز تو اسلام کی عمارت کا ستون اور شہادتین کے بعد سب سے بڑا فرض ہے لہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے کہ وہ نماز کی حفاظت کرے اور نماز کو اس کے وقت پر نہایت خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کرے۔

مردوں کے لئے نماز کے وجوب کے اعتبار سے اہم بات یہ ہے کہ وہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرۃ۲/۴۳)

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔''

اور فرمایا:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرۃ۲/۲۳۸)

''(مسلمانو!) سب نمازیں خصوصا درمیانی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہا کرو۔''

نیز فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ١ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ٢ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ٣ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ٤ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ٦ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ٧ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ٨ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ٩ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ١٠ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (المؤمنون ۲۳/۱۔۱۱)

''تحقیق ایمان والے کامیاب ہوگئے،جو نمازیں عجز ونیاز کرتے ہیں۔۔۔اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں،یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے (اور) اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور ان کے (کفار کے) مابین جو عہد ہے،وہ نماز ہے،جو اسے ترک کردے وہ کافر ہے۔

نماز کے بعد اہم فرض زکوٰۃ ادا کرنا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (البینۃ۹۸/۵)

''اوران کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں، (یکسو ہو کر) نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں اور یہی سچا (ٹھیک اور درست) دین ہے۔''

اور فرمایا :

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (النور۲۴/۵۶)

''اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور (اللہ کے) پیغمبر ﷺ کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔''

اللہ عظیم کی کتاب سے اور رسول کریم ﷺ کی سنت سے یہ ثابت ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے، اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

نماز اور زکوۃ کے بعد اہم فرض رمضان کے روزے ہیں۔ رمضان کا روزہ بھی اسلام کے ان ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ہے جن کا نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث میں ذکر ہے کہ ''اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ (۱) اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا اور (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔''

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے صیام وقیام کو ان اقوال واعمال سے بچائے جنہیں اللہ تعالی نے اس کے لئے حرام قرار دے رکھا ہے کیونکہ روزہ سے اصل مقصود اللہ سبحانہ وتعالی کی اطاعت وبندگی، اس کی ''حرمات'' کی تعظیم اور نفس کے خلاف جہاد کر کے اسے اپنی خواہش کی راہ سے ہٹا کر اپنے آقا ومولی کی اطاعت وبندگی کی راہ پر لگانا اور اس کے حرام کردہ امور سے بچا کر صبر کا عادی بنانا ہے، روزہ سے صرف یہ مقصود نہیں ہے کہ کھانے پینے اور دیگر نفسانی تقاضوں پر پابندی عائد کر دی جائے اسی وجہ سے صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''روزہ ایک ڈھال ہے لہذا جب تم میں سے کسی نے روزہ رکھا ہو تو وہ بے ہودہ گفتگو نہ کرے۔۔۔۔ اگر اسے کوئی گالی گلوچ دے یا لڑائی جھگڑے پر اتر آئے تو اس سے کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔'' اسی طرح ایک اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص جھوٹی بات اور جھوٹ کے مطابق عمل کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالی کو اس بات کی قطعا کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنے کھانے اور پینے کو ترک کرے۔''

ان مذکورہ بالا اور دیگر نصوص سے یہ معلوم ہوتا ہے ہ روزے دار پر یہ واجب ہے کہ وہ ہر اس چیز سے اجتناب کرے، جسے اللہ تعالی نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے اور ہر اس چیز کو بجالائے جسے اس کے رب نے اس پر واجب قرار دیا ہے، اسی صورت میں مغفرت، جہنم سے آزادی اور روزہ وقیام کے قبولیت کی امید کی جا سکتی ہے۔

روزہ کے حوالہ سے بعض مسائل ہیں جو کچھ لوگوں کو معلوم نہیں لہذا انہیں یہاں بیان کیا جاتا ہے، ان میں سے ایک مسئلہ تو یہ ہے کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رکھے، ریاکاری، دکھاوے اور لوگوں کی تقلید کی وجہ سے نہ رکھے اور نہ اس لئے رکھے کہ چونکہ اس کے گھر والے اور اس کے شہر والے روزے رکھ رہے ہیں لہذا وہ بھی رکھ رہا ہے بلکہ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ روزہ اس عقیدہ اور یقین کے ساتھ رکھے کہ اللہ تعالی نے اس پر روزہ فرض قرار دیا ہے اور وہ اس فرض کو ادا کر کے اپنے رب سے اس کا اجر حاصل کرنا چاہتا ہے، اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ وہ رمضان کی راتوں کا قیام بھی ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے کرے، قیام رمضان بھی کسی اور سبب سے نہ کرے، یہی وجہ ہے کہ

نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے کیا اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

جن امور کا حکم بعض لوگوں سے مخفی ہوتا ہے ، ان میں سے کچھ اس طرح کے امور بھی ہیں کہ اگر روزے دار کو کوئی زخم لگ جائے یا نکسیر پھوٹ پڑے یا قے آجائے یا پانی یا تھوک غیر اختیاری اور غیر ارادی طور پر اس کے گلے تک پہنچ جائے تو کیا ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ یا رہے ان میں سے کسی امر سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قے کرے تو اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جسے غیر اختیاری طور پر قے آجائے اس پر قضا نہیں لیکن جو شخص قصد وارادہ سے قے کرے تو اس پر قضا لازم ہے ۔ ''

روزے دار اگر طلوع فجر تک غسل جنابت نہ کرسکے یا عورت طلوع فجر سے قبل حیض ونفاس سے پاک تو ہوجائے مگر طلوع فجر تک غسل نہ کرسکے تو ان صورتوں میں روزہ لازم ہوگا ، طلوع فجر کے بعد غسل کرنا روزے سے مانع نہیں ہوگا لیکن غسل کو اس قدر مؤخر نہیں کرنا چاہئے کہ سورج طلوع ہوجائے بلکہ عورت کے لئے واجب یہ ہے کہ وہ طلوع آفتاب سے پہلے غسل کر کے نماز فجر ادا کرے ، اسی طرح جنبی کو بھی چاہئے کہ وہ غسل کو اس قدر مؤخر نہ کرے کہ سورج طلوع ہوجائے بلکہ واجب ہے کہ غسل کر کے طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر ادا کرے اور اگر جنبی مرد ہو تو اسے غسل جنابت میں اور بھی زیادہ جلدی کرنی چاہئے تاکہ وہ نماز فجر باجماعت ادا کرسکے ۔

جن امور سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ، ان میں سے کیمیائی تجزیہ کے لئے خون کا قطرہ نکالنا اور ایسا انجکشن لینا بھی ہے ، جو غذائی مقصد کے لئے نہ ہو لیکن افضل اور محتاط بات یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اس طرح کے کاموں کو رات تک موخر کر دیا جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''اس کام کو چھوڑ دو جس میں شک ہو اور اس کو اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔ '' نیز نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ بھی فرمان ہے کہ ''جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین وعزت کو محفوظ کرلیا۔ ''

وہ امور جن کا حکم بعض لوگوں کو واضح طور پر معلوم نہیں ان میں سے ایک نماز میں عدم اطمینان بھی ہے ، نماز خواہ فرض ہو یا نفل ، رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ اطمینان وسکون سے نماز پڑھنا ، نماز کے ان ارکان میں سے ہے ، جن کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی ، اطمینان وسکون کے معنی یہ ہیں کہ نماز اس طرح خشوع وخضوع اور جلد بازی کا مظاہرہ کئے بغیر ادا کی جائے کہ ہر ہر جوڑ اپنی جگہ واپس آجائے ، رمضان میں بہت سے لوگ نماز تراویح اس طرح پڑھتے ہیں کہ وہ نہ تو نماز میں پڑھے جانے والے قرآن کو سمجھتے ہیں اور نہ نماز ہی کو اطمینان سے ادا کرتے ہیں بلکہ نماز میں ٹھونگے مارتے ہیں حالانکہ اس طرح پڑھی جانے والی نماز باطل ہے اور پڑھنے والا گناہگار اور اجر وثواب سے محروم ہے !

وہ امور جن کا حکم بعض لوگوں سے مخفی ہے ، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جائز نہیں نماز تراویح کی بیس سے کم رکعتیں پڑھی جائیں جب کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جائز نہیں کہ نماز تراویح کی گیارہ یا تیرہ سے زیادہ رکعات پڑھی جائیں ، یہ دونوں باتیں ہی درست نہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ موقف غلط اور دلائل کے مخالف ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رات کی نماز میں بڑی وسعت ہے ، اس میں کوئی حد بندی نہیں ہے کہ اس کی خلاف ورزی جائز ہی نہ ہو ، چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپؐ رات کی نماز کی گیارہ رکعتیں اور کبھی تیرہ اور کبھی رمضان وغیر رمضان میں آپؐ نے اس سے کم بھی پڑھی ہیں اور جب آپؐ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا ''رات کی دو دو رکعت ہے اور جب کسی کو یہ ڈر ہو کہ صبح ہونے والی ہے ، تو وہ ایک رکعت پڑھ لے ، اس سے اس کی ساری پڑھی ہوئی نماز وتر ہوجائے گی ۔ '' (متفق علیہ)

نبی کریم ﷺ نے رمضان وغیر رمضان میں رات کی نماز کی رکعات کو معین نہیں فرمایا یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے لئے رضی اللہ عنہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں کبھی تیئس اور کبھی گیارہ رکعات پڑھیں اور یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے عہد میں حضرات صحابہ کرام کے لئے رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے ۔

بعض سلف کا رمضان میں معمول یہ تھا کہ وہ چھتیس رکعتیں پڑھتے اور پھر تین وتر پڑھتے اور بعض سے اکتالیس رکعتیں پڑھنا بھی ثابت ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر اہل علم نے ذکر فرمایا ہے ۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں بہت گنجائش ہے نیز انہوں نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ افضل یہ ہے کہ جو شخص لمبی قرات کرے اور لمبے لمبے رکوع اور سجدے کرے تو وہ رکعات کی تعداد کم کرے اور جس شخص کی قرات اور رکوع وسجود چھوٹے ہوں ، وہ رکعتا کی تعداد میں اضافہ کرے ۔ جو شخص اس مسئلہ میں نبی کریم ﷺ کی سنت پر غور کرے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ افضل یہ ہے کہ رمضان وغیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ یا تیرہ رکعتیں پڑھی جائیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا اکثر وبیشتر حالات میں یہی معمول ہوا کرتا تھا ، نمازیوں کے لئے بھی اسی میں سہولت ہے ، اس طرح خشوع وخضوع اور

اطمینان وسکون بھی زیادہ ہوسکتا ہے ہاں البتہ اگر کوئی شخص اس سے زیادہ پڑھ لے تو پھر بھی کوئی حرج اور کراہت نہیں ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے۔

جو شخص امام کے ساتھ قیام رمضان کررہا ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ قیام میں مکمل شرکت کرے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''آدمی جب امام کے ساتھ آخر تک قیام کرتا ہے، تو اللہ تعالی اس کے لئے ایک رات کے قیام کا ثواب لکھ دیتا ہے۔''

تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس مبارک مہینے میں تمام عبادتوں کے جالانے میں خوب محنت اور شوق سے حصہ لیں، زیادہ سے زیادہ نفل نماز ادا کریں، غوروتدبر کے ساتھ قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں، زیادہ سے زیادہ تسبیح وتہلیل، تحمید وتکبیر اور استغفار پڑھیں، خوب خوب دعائیں کریں، نیکی کا حکم دیں، برائی سے منع کریں، دعوت الی اللہ کا زیادہ سے زیادہ کام کریں، فقیروں اور مسکینوں کی مدد کریں، والدین کے ساتھ حسن سلوک، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی، پڑوسیوں کی عزت افزائی، بیماروں کی بیمار پرسی اور اسی طرح نیکی کے دیگر کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ نبی ﷺ کی یہ حدیث ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں ''اللہ تعالی دیکھنا چاہتا ہے کہ تم میں نیکی کا کس قدر جزبہ اور شوق ہے، وہ تمہاری وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے لہذا یاد رکھو کہ وہ شخص انتہائی بدبخت ہے جو اس ماہ میں بھی اللہ تعالی کی رحمت سے محروم رہا۔''

نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ بھی روایت ہے کہ ''جو شخص اس ماہ کی (نفلی) نیکی کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرے، وہ اس طرح ہے جیسے دوسرے مہینوں میں اس نے فرض ادا کیا اور جس نے اس مہینے میں فرض ادا کیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے دوسرے مہینوں میں فرائض ادا کئے ہوں۔'' نبی علیہ الصلوۃ والسلام یہ فرمان بھی صحیح حدیث میں موجود ہے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

بہت سی احادیث وآثار ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مبارک مہینے میں تمام انواع اقسام کے نیک کاموں میں رغبت اور شوق کے ساتھ خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو ہر وہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے مطابق ہو، ہمارے صیام وقیام کو شرف قبولیت سے نوازے، ہمارے حالات کو درست فرمادے، ہم سب کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھے، ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمان قائدین کو اصلاح کی توفیق عطا فرمائے، انہیں حق ہونے کی توفیق بخشے کہ وہی قادر وکارساز ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 277

محدث فتویٰ